السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا روزہ کی حالت میں حج کے لیے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے ٹیکہ لگوانا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روزہ میں ٹیکہ کی بابت پاکستان بننے سے پہلے امرتسر میں دیوبندی اور بریلوی حضرات میں اشتہار بازی ہو چکی ہے۔

دیوبندی جواز کے قائل ہیں، اور بریلوی علماء عدم جواز کے بناء پر اختلاف یہ تھی کہ ٹیکہ کھانے پینے میں شامل ہے یا نہیں۔ دیوبندی علماء کا خیال تھا کہ ٹیکہ کی صورت میں دوا خون میں ملا دی جاتی ہے، معدہ میں نہیں جاتی۔ اور بریلوی کہتے تھے کہ کھانے پینے کے حکم میں ہے، کیونکہ دوا غیر طبعی طور پر معدہ میں چلی جاتی ہے، ہمارا رجحان بھی اسی طرف ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ کھانے پینے سے عرفی کھانا پینا تو مراد نہیں۔ چنانچہ حدیث میں بحالت روزہ وضو کے وقت ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا منع ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ خطرہ ہے، پانی ناک کے راستہ حلق میں اتر جائے۔ حالانکہ عرفاً یہ پینا نہیں اس سے معلوم ہوا کہ کسی طرح کوئی چیز معدہ میں چلی جائے۔ تو اس سے روزہ کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

ٹیکہ میں دوا کے لطیف اجزاء کے متعلق خطرہ ہے، کہ وہ مسامات کے راستہ معدہ میں آ جائیں، اور روزہ خطرہ میں پڑ جائے اس لیے ٹیکہ روزہ میں نہ لگوانا چاہیے احتیاط اسی میں ہے۔ (تنظیم اہل حدیث جلد ۷ شمارہ ۲۷) (فتاویٰ اہل حدیث جلد ۲ ص ۵۲۳) (عبد اللہ امرتسری روپڑی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 111

محدث فتویٰ